بائنری ٹریڈنگ (Binary Trading) کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Sar-9129

تاریخ: 08-10-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بائنری ٹریڈنگ جائز ہے یا ناجائز؟ یہ ایک پلیٹ فارم ہے کہ جس میں صارف پہلے اپنا اکاؤنٹ تشکیل دے کر اس میں لاگ ان کرتا ہے، پھر ٹریڈنگ کے لیے اثاثہ، مثلاً: کرنسی، کرپٹو، سونا وغیرہ منتخب کر کے ٹریڈنگ کرتا ہے، یعنی اس کی قیمت کا اندازہ لگانے میں اس کا انتخاب کرتا ہے، اس کے بعد ایکسپائر ٹائم سلیکٹ کرتا ہے یعنی کتنے ٹائم میں ٹریڈنگ مکمل کرنی ہے، اس کے بعد ٹریڈنگ کے لیے رقم کا انتخاب کرتا ہے یعنی کتنی رقم کی ٹریڈنگ کرنی ہے، کم از کم رقم ایک ڈالر ہونی ضروری ہے، (یعنی اس میں حصہ لینے کے لیے کچھ نہ کچھ رقم جمع کروانی ہوتی ہے، پھر رقم کے حساب سے جواب درست ہونے پر زائد رقم ملتی ہے) اس کے بعد اصل ٹریڈنگ کرنی ہوتی ہے یعنی منتخب کیے ہوئے اثاثہ کی قیمت آئندہ بڑھے گی یا کم ہو گی، اس کے متعلق پیشن گوئی کرنی ہوتی ہے، اگر صارف کو قیمت بڑھنے کی توقع ہے، تو "CALL" کو دباتا ہے اور اگر قیمت کم ہونے کی توقع ہو تو "PUT" دباتا ہے، پیشن گوئی کرنے کے فوراً بعد صارف کی ٹریڈنگ کا نتیجہ، صارف کے بیلنس پر ظاہر ہو جاتا ہے یعنی پیشن گوئی درست ثابت ہونے پر صارف کو اپنی ٹریڈ کی ہوئی رقم کے ساتھ اتنا نفع ملے گا۔ پھر جب واقعتاً پیشن گوئی درست ثابت ہو جائے، تو صارف کو اپنی ٹریڈ کی ہوئی رقم کے ساتھ ساتھ مقررہ نفع مل جاتا ہے اور اگر پیشن گوئی درست ثابت نہ ہو، تو صارف کی اصل ٹریڈ کی ہوئی رقم بھی ضائع ہو جاتی ہے، اسے نہیں ملتی، شرعی رہنمائی فرمائیں کہ مذکورہ بائنری ٹریڈنگ کرنا، جائز ہے

یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں ذکر کردہ صورت کے مطابق بائنری ٹریڈنگ جوئے اور باطل یعنی ناحق طریقے سے مال لینے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ شریعت مطہرہ میں بیع (خرید و فروخت) مبادلة المال بالمال (یعنی مال کے ساتھ مال کے تبادلے) کا نام ہے، جبکہ سوال میں مذکور طریقہ کار میں کسی چیز کی بیع (خرید و فروخت) نہیں ہو رہی (یعنی ایسا نہیں ہے کہ ایک طرف سے کوئی چیز دی جاری ہو اور اس کے بدلے میں رقم لی جا رہی ہو)، بلکہ یہاں رقم جمع کروا کر قسمت آزمائی جا رہی ہے کہ جو اس نے قیمت بڑھنے یا کم ہونے کا اندازہ لگایا ہے، اگر وہ درست ہو گیا، تو جتنی رقم جمع کروائی ہے، اس سے زائد رقم مل جائے گی اور اگر اس کا اندازہ غلط ہوا، تو اصل رقم بھی ضائع ہو جائے گی اور اسی کو جوا کہتے ہیں کہ اپنا کُل یا بعض مال چلے جانے کا اندیشہ ہو یا مزید مل جانے کی امید ہو۔ نیز اس میں دوسرے کا مال ناحق طریقے سے کھانا پایا جا رہا ہے، جو کہ ناجائز و حرام ہے، لہذا اس طرح کی ٹریڈنگ شرعا جائز نہیں ہے۔

بیع کی تعریف سے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے:" اما تعریفه فمبادلة المال بالمال بالتراضی" ترجمہ: بہر حال بیع کی تعریف یہ ہے کہ مال کا مال کے ساتھ رضامندی سے تبادلہ کرنا۔

(الفتاوی الھندیه، جلد3، صفحه2، مطبوعه دار الفکر، بیروت)

جُوئے کی تعریف سے متعلق بحر الرائق میں ہے:" القمار من القمر الذی یزداد تارة، وینقص اخری، وسمي القمار قمارا لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذهب ماله الی صاحبه، ویجوز ان یستفید مال صاحبه فیجوز الازدیاد والنقصان فی کل واحدة منهما فصار ذلک قمارا" ترجمہ: **قمار**، قمر سے مشتق ہے جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہو جاتا ہے، **قمار** کو قمار اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں یہ امکان

ہوتا ہے کہ جوئے بازوں میں سے ایک کا مال دوسرے کے پاس چلا جائے اور یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا مال حاصل کرلے، تو دونوں کے مال میں گھٹنا بڑھنا ممکن ہے، تو یہ قمار ہو گیا۔

(البحر الرائق، جلد9، صفحہ360، مطبوعہ کوئٹہ)

جُوئے کے ناجائز و حرام ہونے کے **متعلق** ارشادِ خداوندی ہے: ﴿یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ: جو فاضل بچے، اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔“ **(القرآن، پارہ2، سورۃ البقرہ، آیت219)**

اس آیت مبارکہ کے تحت **تفسیر خازن** میں ہے: ”وأما المیسر فهو القمار واشتقاقه من الیسر لأنه أخذ مال بسهولة من غیر تعب۔۔۔ واما حکم الآیة فالمراد به جمیع انواع القمار، فكل شیء فیه قمار فهو من المیسر“ ترجمہ: بہر حال میسر تو وہ جوا ہے اور میسر کا لفظ ”یسر“ سے مشتق ہے، اس لیے کہ جوئے میں بغیر کسی تھکاوٹ کے سہولت اور آسانی کے ساتھ مال لے لیا جاتا ہے۔ آیت میں میسر سے جوئے کی تمام اقسام مراد ہیں، لہٰذا ہر وہ چیز جس میں قمار ہو وہ میسر ہے۔

(تفسیر خازن، جلد1، صفحہ151،150، مطبوعہ کوئٹہ)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”اس آیت میں شراب اور جوئے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔۔۔ جوا کھیلنا حرام ہے، جوا ہر ایسا کھیل ہے جس میں اپنا کل یا بعض مال چلے جانے کا اندیشہ ہو یا مزید مل جانے کی امید ہو۔“ **(تفسیر صراط الجنان، جلد1، صفحہ336، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من لعب بالمیسر، ثم قام یصلی فمثله کمثل الذی یتوضأ بالقیح ودم الخنزیر، فتقول اللہ یقبل له صلاة“ ترجمہ: جو جوا کھیلے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور خنزیر کے خون سے وضو کرتا ہے، تو تُو یہ

کہے گا کہ اللہ عزجل اس بندے کی نماز قبول فرمائے گا۔(یعنی جس طرح دوسرے بندے کی نماز قبول نہیں اسی طرح جوا کھیلنے والے کی بھی قبول نہیں۔)

(المعجم الکبیر للطبرانی، مسند من یعرف بالکنی، جلد22، صفحہ292، مطبوعہ قاھرہ)

درحقیقت یہ جوا بازی باطل طریقے پر لوگوں کا مال کھانا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:﴿ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ﴾ترجمہ:ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ۔"

(القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت188)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے:"اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر ہو یا چھین کر، چوری سے یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی گواہی سے یہ سب ممنوع و حرام ہے۔"

(تفسیر صراط الجنان، جلد1، صفحہ302، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور ایسوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"ان رجلا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلھم النار یوم القیمۃ"ترجمہ:بے شک کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق طور پر داخل ہو جاتے ہیں، پس قیامت کے دن ان کے لیے آگ ہو گی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج02، ص410، مطبوعہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

04ربیع الثانی1446ھ/08اکتوبر2024ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

المفتی دارالافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے